www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ابو حمزہ سعید مجتبیٰ سعیدی

مفکرِ اسلام ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر

مولانا ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے دینی، مذہبی اور علمی حلقوں میں ایک مقتدر علمی شخصیت کے حوالے سے معروف تھے۔ آپ بجا طور پر ایک مفکرِ اسلام، قرآن و سنت کے سچے داعی، امن کے علم بردار اور علوم شریعت کے ماہر اور حاذق تھے۔ آپ نے اندرون ملک کے علاوہ بیرونِ ملک میں بھی دعوتِ اسلام کے پھریرے لہرائے اور اِک عالَم نے آپ کی صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔ کہنے والوں نے آپ جیسی سربرآوردہ علمی شخصیات ہی کے متعلق کہا ہے: موت العالِم موت العالَم کہ ایک عالِم کی موت در حقیقت پورے جہاں کی موت ہے۔ قدرت نے آپ کو بے پایاں قوت حافظہ سے نوازا تھا۔ قرآنِ کریم ماشاء اللہ خوب حفظ تھا اور اکثر و بیشتر آپ کی زبان تلاوتِ قرآن سے تر رہتی تھی۔

آپ جو کتاب یا تحریر ایک دفعہ پڑھ لیتے، وہ آپ کی لوحِ حافظہ پر نقش ہو جاتی۔ کسی بھی محفل میں کسی بھی موضوع پر گفتگو ہوتی تو آپ قرآن و حدیث اور اقوالِ سلف کے انبار لگا دیتے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم الجوزیہ کی تحقیقات و تصنیفات سے از حد متاثر تھے۔ وعظ و درس اور خطبہ انتہائی سادہ انداز میں ارشاد فرماتے۔ اس میں علمی وجاہت اور عالمانہ رنگ غالب ہوتا۔ رطب و یابس اور قصہ گوئی سے یکسر گریز فرماتے۔ اس کے باوجود آپ کے بیان میں اس قدر شیرینی اور کشش ہوتی کہ خواص کے علاوہ عامۃ الناس بھی آپ کی محفل میں کشاں کشاں حاضر ہوتے۔

آپ خود صاحب علم اور اعلیٰ علمی اقدار پر فائز تھے، اسی لیے آپ اہل علم کے بھی از حد قدر دان تھے کہ ؎ قدرِ زر زرگر بداند یا بداند جوہری

اپنے شاگردوں اور برخورداروں کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ علمی منازل طے کرتے کرتے آپ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی تحریرات، معلومات کا خزانہ اور علم و بلاغت کا سرچشمہ ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ۱۹۷۸ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ایک سال ان کے زیر سایہ گزارنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۷۹ء میں مزید حصولِ علم کے لیے اللہ تعالیٰ نے دیارِ حبیب میں واقع جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی میں داخلے کی سعادت سے نوازا تو اس مرحلے پر محترم حافظ صاحب ہمارے قافلے کے نہ صرف میر کارواں ٹھہرے بلکہ وہاں چار سال مزید اُن کے ہمراہ گزارنے کا موقعہ ملا اور ہم ایسوں نے اُن کی محفل میں بیٹھ کر ہمیشہ خوشہ چینی کی۔ آپ نے ایک عرصے تک جامعہ سلفیہ، فیصل آباد میں اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیں۔ بعد ازاں کچھ عرصہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں ایم اے، عربی کی کلاسز کو مہمان استاذ کی حیثیت سے پڑھایا۔ جامعہ لاہور اسلامیہ میں بھی چند سال آپ کو تدریس کا موقعہ ملا، جہاں متعدد ایسے طلبہ نے آپ سے کسبِ فیض کیا جو اپنے استاذِ محترم کی طرح آج دین کی اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں۔

لاہور میں قیام کے دوران جب جامعہ کے مدیر حافظ عبد الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (نیپا) میں اعلیٰ عدلیہ کی تربیت کی بھاری ذمہ داری ملی، تو علم اُصولِ فقہ کی تدریس کے لئے مدنی صاحب کی نظر انتخاب حافظ عبد الرشید اظہر صاحب پر پڑی جس کے نتیجے میں حافظ صاحب نے ۱۹۸۷ء میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن (نیپا) میں ججز کی کلاسوں کو اُصولِ اجتہاد کے اہم موضوع پر کئی تدریسی لیکچر دیئے۔ یہ لیکچر اپنی علمیت ووقعت کے سبب جسٹس خلیل الرحمن خاں (سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ) نے ریکارڈنگ سے کاغذ پر منتقل کرائے۔

۱۹۹۷ء میں نیویارک (امریکہ) کی مسلم کمیونٹی کی دعوت پر وہاں 'عظمتِ اسلام کانفرنس' میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں دو ہفتے مزید قیام کے دوران اسلامی تعلیمات کے حوالے سے متعدد لیکچر دیئے۔

۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۱ء میں برطانیہ میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس میں شرکت کی اور وقیع و پُر مغز مقالات وخطابات کئے۔

۲۰۰۲ء میں انڈونیشیا میں منعقدہ ایک بین الاقوامی سیمینار میں شرکت کی اور وہاں ایک مہینہ قیام کے دوران وہاں کے اہل علم کے سامنے حدیثِ رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے اُن کے خطابات کا طویل سلسلہ جاری رہا۔

آپ ایک عرصے تک فیڈرل شریعت کورٹ اسلام آباد کے فقہی مشیر بھی رہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

آپ کے علمی، فقہی اور پُر مغز مقالات ہفت روزہ 'الاعتصام'، ہفت روزہ 'اہل حدیث'، ماہنامہ 'محدث'، سہ ماہی 'البیان'، ماہنامہ 'شہادت' اور دیگر مجلّات میں اہتمام کے ساتھ شائع ہوتے رہے۔ کئی سالوں سے آپ دینی مدارس کے تعلیمی سال کے اختتام پر منعقد ہونے والی تکمیل صحیح بخاری کی تقریبات میں شریک ہو کر امام بخاری کی شخصیت، اُن کی کتاب کی جامعیت و اصحیت، علوِ مرتبت، حدیثِ رسول کی ضرورت و اہمیت اور عقیدۂ توحید کا بیان بڑی تفصیل سے کرتے۔

آپ نے اپنی بھرپور اور معروف علمی زندگی میں دیگر علمی و دینی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تحریر و تصنیف سے بھی برابر رابطہ اُستوار رکھا۔ آپ کے قلم گوہر بار سے بہت سی کتابیں منصۂ شہود پر آئیں۔ اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ خان مدنی حفظہ اللہ کے مرتب کردہ 'فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ' (جلد اول) کے شروع میں آپ نے فتویٰ و افتا کی اہمیت و ضرورت، اس کی تاریخ اور اِس سے متعلقہ احکام و مسائل بڑے سائز کے ۸۴ صفحات میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ ارقام فرمائے۔ اس سے آپ کے علم کی وسعت و گہرائی و گیرائی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تحریر صرف اس کتاب کا مقدمہ ہی نہیں بلکہ مستقل کتاب کے طور پر شائع کی جانے کی حق دار ہے۔ اسی طرح شیخ الحدیث حافظ عبد الستار حماد نے صحیح بخاری کا ترجمہ اور تشریح کی ہے۔ صحیح بخاری کا آخری حصہ کتاب التوحید ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس کے آغاز میں عقیدہ توحید کی وضاحت اور مبتدعین کے بدعی عقائد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ۱۲۴ صفحات پر محیط ایک مبسوط مقدمہ تحریر کیا ہے۔ آپ کی یہ دونوں تحریریں مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے سیّال قلم گوہر بار نے بہت سا تصنیفی کام کیا جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔

یہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ایک دوست اور ان سے تعلق رکھنے والے کے دلی جذبات ہیں جو فوری طور پر نوکِ قلم پر آ گئے ہیں، ورنہ آں موصوف کی شخصیت پر مفصل کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور یقیناً اصحابِ علم و فضل اِن کے متعلق اپنے اپنے جذبات و خیالات کو حیطہ تحریر میں لا کر آں مرحوم کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علمی امانت کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے جو دینی حوالے سے اُن کی ذمے داری ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ کریم شہید ڈاکٹر صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیتے ہوئے انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین میں شامل فرمائے۔ آمین!

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ